ادبیات

ابو الصفاء رضوانی افغانی مرحوم
ترجمہ: مولانا لطافت الرحمان صاحب استاذ اعلیٰ
جامعہ اسلامیہ بہاولپور

قصیدۃ الرضوانی فی بنی افغانی

افغان قوم کے بارہ میں قومی عصبیت کا غماز ایک قصیدہ

★

میری اور حضرۃ الاستاذ المحترم جناب علامہ افغانی صاحب دونوں کی طرف سے زیارۃ الحرمین کے اس مقدس سفر پر تہنیت قبول کیجئے۔ میں نے جب آپ کے سفر حجاز کی خبر پڑھی تھی تو خیال ہوا تھا کہ واپسی پر ایک عربی قصیدہ مرتب کر کے آپ کو ارسال کروں گا، لیکن شدید تر مصروفیات نے اس خیال کو خیال ہی تک محدود رکھا، صرف اس قدر ہے کہ:

هنيئاً لكم يا من له المجد والعلى	بان زرتم بيت الاله المعظم
وزرتم مزار الحق والرشد والهدى	حديث النبي الهاشمي المكرم
فيا ليتني رافقتكم في طوافكم	واحرامكم والرمي والسعي الدّم

بہر صورت اس مختصر خیر مقدم کو الحق کے قریبی شمارہ میں اس ترجمہ شدہ عربی قصیدہ کے ہمراہ شائع فرمائیں۔

اس قصیدے کا ذکر میں نے آپ سے مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقع پر کیا تھا۔ ابو الصفاء رضوانی افغانی مرحوم کا یہ قصیدہ مجھے ان کی ایک کتاب شرح القصیدتین (قصیدہ مثلثیہ و قصیدہ مشفرہی) کے آخر میں چھپا ہوا ملا تھا، وہ کتاب ہمارے گھر کے کتب خانہ میں تھی جب نظر پڑتی تھی تو اپنی کسی تصنیف میں یا مستقل طور پر شائع کرنے کا خیال ہوتا تھا، چنانچہ اس

بقرہ عید کی تعطیلات میں اسکو گھر سے لا کر ترجمہ کر دیا۔

قصیدہ افغان قوم کے بارہ میں کہا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قوم کی بعض خوبیاں نہ یہ کہ ناقابلِ فراموش ہیں بلکہ مستوجب تحسین و ستائش بھی ہیں۔ جزاک اللہ آپ نے ماہ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ کے نقش آغاز میں اپنے عمدہ انداز سے پختون قوم کی غیرت و حمیت اور اسکی اسلامی اور علاقائی روایات کی بابت خوب لکھا ہے۔ خیر ہمیں مقصود تو قصیدہ کی عربی چاشنی سے خود اور الحق کے قارئین کو لطف اندوز کرانا ہے لیکن اگر ساتھ ہی اس غیور قوم کی بلند روایات اور قومی مناقب بھی سامنے آجائیں تو کیا ہرج ہے۔ پھر چونکہ قصیدہ کی معیاریت اور ادبیت کے تحت الحق ہی اسکی اشاعت کا حق رکھتا تھا، اس وجہ سے ارسال خدمت ہوا"

لطافت الرحمان

★

افغان قومٌ نزاهم إن لقيتهم ۔۔۔ اسْدَ الشَّرٰی وبنی جنٍّ لدی الباس

افغان ایک ایسی قوم ہے جن سے اگر (میدان کارزار میں) تمہارا سابقہ پڑ گیا تو تم ان کو جنگل کے شیر اور جنات کی اولاد سمجھنے لگو گے۔

هینون لینون لکن فی منازلهم ۔۔۔ وقلبهم بین حومات الوغی قاسِ

وہ اپنے گھروں میں بہت خاکسار اور نرم مزاج ہیں البتہ لڑائی کے میدان میں ان کے دل بہت سخت ہیں۔

یاجوجُ ماجوجُ ملأ الارض لیس لهم ۔۔۔ سدٌّ فواحدهم الفٌ بمقیاس

وہ یاجوج ماجوج کی طرح ہیں تمام روئے زمین پر ان کے حملے کو روکنے والا کوئی نہیں ہے اور ان میں سے ایک آدمی سینکڑوں کے برابر ہے۔

طاروا الی الشرک الشیطن فی زجلٍ ۔۔۔ ولو تکوّن فی اکناف مدراس

وہ لڑائی کی طرف زبردست جوش و خروش میں چل پڑتے ہیں، چاہے وہ بہت ہی دور مدراس کی طرف میں کیوں برپا نہ ہوئی ہو۔

لا تصطلي لهم نارٌ ولا احدٌ يوم الرهان يساويهم بأفراس

مہمانوں کی خاطر ان کی آگ بجھتی نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی شخص گھوڑ دوڑ کے دن ان کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

لم يسمعوا غير رنّات السيوف ولا تشاغلوا عن دم الاعداء بالكاس

انہوں نے تلوار کی چنگار کے علاوہ کوئی آواز نہیں سنی ہے اور نہ شراب کے بھرے گلاسوں نے انکو دشمن کے خون بہانے سے غافل کر دیا ہے۔

قد حلّقت عافيات الطير فوقهم مصاحبات لهم في غزو انجاس

ان کے ناپاک دشمنوں سے لڑائی کے دوران مردار خوار پرندے اُن کے اوپر فضائیں حلقہ بنائے ہوئے ان کے ساتھ رہا کرتے ہیں۔

لله در رجال من خيابرةٍ ومن عفاريت للخناس سوّاس

خدا کی طرف سے بھلا ہو ان بہادروں کا جو درّہ خیبر میں رہتے ہیں اور شیطانِ خناس کے مقابلہ کیلئے بہت باتدبیر اور بمنزلہ دیو کے ہیں۔

ويا لهم من ليوثٍ في بونير وفي سوات وعقبانٍ بچيلاس

ان کے ان شیر ببر اور عقاب و شاہین کی طرح بہادر لوگ قابلِ تعجب ہیں جو بونیر، سوات، چلاس میں رہتے ہیں۔

الله اكبر آجالٌ مقدّرةٌ بدت لاعداهم في صورة الناس

خدا کی قسم یہ افغان قوم اپنے دشمن کے لئے اجلِ مقرر کی مانند ہے جو انسانوں کی شکل میں ظاہر ہوگئی ہے۔

يا شدّ غاراتهم في كلّ ناحيةٍ من اصفهان الى اصقاع رهتاس

اصفہان سے لیکر رہتاس تک ملک کے تمام اطراف میں ان کا لوٹ مار اور قتل و غارت موجبِ حیرت ہیں۔

هم دوّخوا ارض جبالٍ ورخوته ولا كدقّك حبّاتٍ بمهراس

انہوں نے پہاڑ کی سخت اور نرم زمین کو اُس سے بھی زیادہ روند ڈالا ہے، جیساکہ تم دانوں کو کھرل میں ہتھوڑے سے کوٹتے ہو۔

کم من عیامنٍ بھندٍ قد خلت لھم من کل فیلٍ و من میسٍ و نسناسِ

سرزمین ہند کے بیشمار جنگل انکے حملوں کی وجہ سے ہاتھیوں، گینڈوں اور بندروں سے خالی ہوگئے ہیں۔

فلا یقوم لھم قرنٌ بملحمۃ مثل الشیاہ اذا احسسْنَ بجساسِ

میدانِ جنگ میں ان کا مقابل اسطرح بھاگ جاتا ہے جیساکہ بکری بھیڑیئے کی آمد کا علم ہوجانے سے بھاگتی ہوئی چلی جاتی ہے۔

فتیان صدقٍ مساعیر الحروب وقد حازوا من المجد والعلیا اُبا الراسِ

اس قوم کے افراد نہایت بہادر نوجوان اور نہایت درجہ جنگجو ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مجد و رفعت کے مراتب عالیہ پر فائز ہیں۔

بناۃ مجدٍ اُلُو عزٍ ذوو شرفٍ مؤسسی فوق طودٍ شامخٍ راسِ

وہ گھریا مجد و بزرگی کی اولاد ہیں، اور ایسی عزت و شرافت والے ہیں، جسکی بنیاد ایک اونچا مستحکم پہاڑ ہے۔

توارثوا کابراً عن کابرٍ شرفاً وصارماً وسناناً مثل نبراسِ

انہوں نے اپنے بڑوں سے مسلسل طور پر شرافت، تیز تلوار، اور چمکتا ہوا نیزہ بطور میراث حاصل کرتے ہیں۔

بنی سلیمانؑ من دان الالٰہ لہ جناً و انساً و طیراً کل اجناسِ

وہ حضرت سلیمان کی اولاد ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنات، انسان اور ہر قسم کے پرند تابع اور مسخر کر دیئے تھے۔

بیض الانوقِ لدیھم بینَ دورھمُ اوکار عقبانِ لبنانٍ بعرناسِ

ان کے یہاں سفید اونٹنیاں ہوتی ہیں۔ مگر ان کے گھر جبل لبنان میں رہنے والے عقابوں کے ان گھونسلوں کی طرح ہوتے ہیں جو پہاڑ کی چوٹی پر ہوں۔

ماضون فیما ارادوا کالصوارم او کصائب السھم فی اقصاء برجاسِ

تیز و تند تلواروں کی مانند اور نشان پر لگنے والے تیر کی طرح وہ اپنے ارادوں کو پورا کرنے والے ہیں، اگرچہ دور دراز مقامات پر ہو۔

لہ پورا قصیدہ شاعرانہ جذبات، اور عصبیت قومی کا آئینہ دار ہے۔ شاعرانہ مبالغہ آرائیوں کی طرح یہ بات بھی کوئی استنادی حیثیت نہیں رکھتی۔ (سمیع الحق)

بیض تصونون اعراضا بانفسهم — عن کل عار واوساخ وادناس

وہ لوگ اخلاقی دنارت سے پاک ہیں، اور خود ہی ہر قسم کی عار اور میل کچیل سے اپنی آبرو محفوظ رکھتے ہیں۔

ان قیل جود فلا الطائی شابہم — او وقعة فالقاهم کل جساس

اگر جود و سخاوت کی بات ہو رہی ہو تو حاتم طائی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر حادثہ اور واقعہ ہو تو ان کے حملے سے جاسوس بھی بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کم انلفوا اموالهم لله درهم — جودا فلیسوا بابرام وانکاس

اللہ ان کا بھلا کرے وہ جو جود و سخا میں اپنا بہت مال خرچ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ نہ کنجوس ہوتے ہیں اور نہ کمزور۔

ما اکرم الضیف والجیران عندهم — والمستجیر ولو کان ابن کناس

ان کے یہاں مہمان، پڑوسی اور پناہ حاصل کرنے والے بڑے آرام و عزت سے رہا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ خاکروب کی اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔

لکل طارق لیل فی الشتاء لهم — نار یکب الیها راس شماس

رات کے وقت بر آنے والے مہمان کیلئے سردیوں کے موسم میں ان کے یہاں آگ جلائی جاتی ہے جس کے زیر نظر مغرور شخص بھی سرنگوں ہو جاتا ہے۔

اغناهم طیب اخلاق معطرة — عن اذفر المسک والریحان والآس

اس قوم کے بلند اخلاق کی عمدگی نے مشک اور ریحان و آس کی خوشبو سے ان کو بے پرواہ کر دیا ہے۔

اذا اجاروا عن بیا قال قائلهم — نعوذ بالله من وسواس خناس

جب یہ لوگ مسافر کو پناہ دیتے ہیں تو ان کا کہنے والا کہتا ہے کہ ہم شیطان خناس کے وسوسہ میں واقع ہو جانے سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

الفاعلین لما قالوا وما وعدوا — به فلیس بهم ساہ ولا ناس

یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں یا کام کا وعدہ کرتے ہیں، تو اسکو پورا کر کے چھوڑتے ہیں۔ ان میں سہو و نسیان والا نہیں ہوتا ہے۔

ما غادروا لعد یوم عاهدوا ابدا — حتی یلاموا بهذا ضربة الفاس

جب وہ وعدہ کرتے ہیں تو ہمیشہ اس کے پابند رہتے ہیں بلکہ وعدہ توڑنے سے کسی کو ملامت کرنا اسکو کلہاڑی سے مار دینے کے مترادف سمجھتے ہیں۔

کم فیھم والحماسین من عرب　　اذا وزنتھما وزناً بقسطاس

اگر اندازہ کیا جائے تو اس قوم میں اور عرب قوم کے بہادروں میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے۔

ما اجھل الجاھلین الذین مضوا　　من کل راع وجمّال الی فاس

نہ معلوم کس بات نے گذشتہ لوگوں کو جاہل بنایا تھا جو کہ چرواہے، شتربان اور لکڑہارا ہوا کرتے تھے۔

تفاخروا بمواد قلما حصلت　　لھم کفارب اخماس باسداس

وہ جاہل لوگ مکار اور دھوکا بازوں کیطرح ایسی باتوں پر فخر کرتے تھے جو ان کو میسر نہیں ہوتی تھیں۔

ان بالغ الشعراء العرب عن طمع　　ابا الصفاء فانت الطاعم الکاسی

اے ابوالصفاء! اگر عرب شعراء طمع و لالچ کے تحت مبالغہ آمیزی کرتے تھے (تو بھی) تم تو اوروں کو کھلانے اور پہنانے والے ہو۔

بقیہ: حدیث کا معیار

اور اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ صحیحین یا کتب خمسہ سے جو احادیث صحیحہ رہ گئی ہیں وہ کم ہی ہیں۔ تو تب بھی ابن صلاح کا موقف اس سے مبرہن نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ان کم احادیث کو بھی تو ایسے ہی چھوڑ دینا یا ہے لینا مناسب نہیں۔ ان کو بھی جانچا پرکھا جائے گا، اور وہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ متاخرین کو تصحیح و تضعیف کا حق ہو، اور معیار تصحیح رجال حدیث اور اصول نقد ہوں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ | ہمارے متاخرین محدثین کو تصحیح و تضعیف کے مجاز ٹھہرانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ہر کس و ناکس کو تصحیح و تضعیف کا حق دے رہے ہیں اور ہر کہ و مہ کو اس کا مجاز سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ متاخرین محدثین میں سے جن کے اندر وہ تمام شروط پائی جائیں جو ایک معدل و جارح میں ہونی چاہئیں اور جو اصول نقد وغیرہ سے پوری طرح واقف ہوں وہ اس کے مجاز ہیں کہ ان قواعد و ضوابط اور اصول نقد کی روشنی میں تصحیح و تضعیف کریں۔ ان شروط اور ان اصول نقد پر بحث کرنے کیلئے بھی مستقل ایک مقالہ کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ اس موضوع کو پھر کسی فرصت میں "معرفۃ اہلیت جرح و تعدیل" کے عنوان سے سپرد قلم کریں گے۔